ملک اسلم حیات ایڈووکیٹ مرحوم

بخاری کی یادیں

وہ ہستیاں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

تقسیم ملک سے پہلے ایک دن شاہ جی کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے اچانک لحن داؤدی میں بلند آواز سے یہ شعر پڑھنا شروع کر دیا۔

مغاں مجھ مست بن خندۂ قلقل نہ ہووے گا
مئے گلگوں کا شیشہ ہچکیاں لے لے کے رووے گا

حاضرین جھوم اٹھے اور اس تصور میں کھو گئے کہ واقعی جب شاہ جی داغ مفارقت دے جائیں گے تو دنیا کی رنگینیوں پر کیا اثر پڑے گا۔ اب جب کہ تصور حقیقت میں ڈھل گیا تو معلوم ہوا کہ شاہ جی کا دنیا سے اٹھ جانا کچھ عجب سا سانحہ ہو گیا ہے۔

وہ مرد درویش جن کی ایک کڑک نے بڑے بڑے سرکشوں کو جھکا دیا جس کی حق گوئی اور بے باکی کے آگے سلطنت برطانیہ کی طاغوتی طاقت نہ ٹھہر سکی۔ جس کے زمزمے فضاؤں میں تیزی سے گونجے۔ جب اس دنیا سے رخصت ہوا تو اس پر ہر مکتبۂ خیال نے آنسو بہائے۔

والٹیر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جب وہ اپنے بستر پر چھینکتا تھا تو یورپ کے تخت لرزہ براندام ہو جاتے تھے۔ یہی شاہ جی کا حال تھا۔ کہ ان کے نام سے برطانوی سامراج لرزہ براندام ہو جاتا تھا۔

شاہ جی کی خدمت میں جو کوئی ایک دفعہ حاضر ہوا۔ وہ ہمیشہ کے لئے انہی کا ہو گیا۔ میں جب پہلی دفعہ شاہ جی سے ملا تو ایسا معلوم ہوا کہ شاہ جی سے میری بڑی پرانی جان پہچان ہے۔ کوئی بھی اجنبیت محسوس نہیں ہوئی۔ اسی طرح ایک اور دوست نے شاہ جی سے پہلی ملاقات کے بعد بے ساختہ یہ شعر پڑھا۔

تجھ سے اب مل کر تعجب ہے کہ عرصہ اتنا
آج تک تیری جدائی میں کیوں کر گزرا

انسان خواہ کتنا ہی بہادر ہو۔ کتنا ہی شہ زور ہو، موت کا سرد اور بے رحم ہاتھ اسے وقت موعود پر آدبوچتا ہے۔

وہ ہستی جس نے سر سے لے کر پیر تک زندگی کی ساری عمارت اپنے ہاتھ سے کھڑی کی،
جس نے اس عمارت کی ایک ایک اینٹ اپنے ہاتھ سے چنی ہو،
جس نے بادشاہوں کو دعوت مبارزت دی تھی،
جس نے وقت کے فرعونوں کو للکارا،
جو باطل کے خلاف صف آرا رہا،